Fikr-o-Nasar (Islamabad) vol. 1:11 (1964)

مسئلہ قربانی

رفیع اللہ

جمہور ائمہ کا اس امر پر اتفاق ہے کہ قرآن مجید میں قطعیت کے ساتھ یہ حکم کہیں نہیں آیا کہ حج کے دنوں میں مکہ معظمہ کے علاوہ دوسرے مقامات پر بھی قربانی کرنا لازم ہے۔ ایسی قربانی کا ثبوت چونکہ احادیث سے ملتا ہے اس لئے ان کے نزدیک یہ سنت ہے۔

فالاضحیۃ سنۃ عین مؤکدۃ یثاب فاعلھا ولا یعاقب تارکھا (۱)

قربانی سنت عین موکدہ ہے. کرنے والا مستحق ثواب ہے اور ترک کرنے والے پر کوئی شرعی گرفت نہیں۔

قرآن مجید میں قربانی کے متعلق جو کچھ آیا ہے اسے حج کے موقعہ کی قربانی کے متعلق سمجھا جاتا ہے قاضی ابویوسف اور امام محمدؒ کا مسلک بھی جمہور ائمہ کے مطابق ہے. لیکن امام ابوحنیفہ کے نزدیک قربانی واجب ہے۔

احادیث اور قربانی

جن احادیث سے قربانی کا حکم ثابت کیا جاتا ہے. وہ مندرجہ ذیل پانچ ہیں :-

۱ - عن ابی رملۃ عن مخنف بن سلیم، ابو رملہ مخنف بن سلیم سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلعم

ان رسول اللہ صلعم قال بعرفة ان علیٰ کل اھل بیتٍ فی کل عامٍ اضحیٰ" (۲)

نے عرفات کے میدان میں یہ فرمایا: ہر گھر والے پر سال میں ایک مرتبہ قربانی ہے"

۲- عن حبیب بن مخنف عن ابیہ انہ سمع رسول اللہ صلعم یقول بعرفة: علیٰ کل اھل بیت ان یذبحوا فی کل رجب شاة و فی کل اضحی شاة" (۳)

حبیب بن مخنف اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نبیؐ کو عرفات کے میدان میں یہ فرماتے ہوئے سنا تھا کہ "ہر گھر والے پر ایک قربانی ماہ رجب میں اور ایک قربانی ذوالحج میں لازم ہے۔

۳- عن الحسن ان رسول اللہ امر بالاضحیٰ (۴)

حضرت حسن رضؓ سے روایت ہے کہ رسول کریمؐ نے قربانی کا حکم دیا۔

۴- عن ابن المسیب عن ابی ھریرة: ان رسول اللہ صلعم قال: " من وجد سعةً فلیضح" (۵)

حضرت ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ نبی صلعم نے فرمایا: " خوش حال آدمی ضرور قربانی کرے"

۵- عن ابی ھریرة قال: قال رسول اللہ صلعم: " من وجد سعةً فلم یضح فلا یقربن مصلانا" (۶)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: "جس نے استطاعت کے باوجود قربانی نہ کی، تو وہ ہماری مسجدوں کے قریب نہ آئے"

ان تمام احادیث کو نقل کرنے کے بعد علّامہ ابن حزم فرماتے ہیں کہ ان تمام احادیث کی صحت مشکوک ہے۔

وکل ھذا لیس بشیئٍ (۷)

ان تمام (احادیث) کی (حجت کے اعتبار سے) کوئی حیثیت نہیں۔

اور پھر ان کے ضعیف ہونے کی تفصیل اس طرح بیان کرتے ہیں:

اما احادیث مخنف فعن ابی رملة الغامدی وحبیب بن مخنف وکلاھما مجھولٌ لایدری واما احادیث الحسن فمرسلٌ واما احادیث ابی ھریرة فکلا طریقیہ من روایة عبداللہ بن عیاش ابن عباس القتبانی ولیس معروفاً بالثقة - (۸)

مخنف کی دونوں احادیث یعنی ابورملہ الغامدی کی روایت سے اور حبیب بن مخنف کی روایت سے تو یہ دونوں مجہول الحال اور گمنام قسم کے راوی ہیں۔ حسن رضؓ کی حدیث مرسل ہے۔ اور ابوہریرہ کی دونوں احادیث میں ایک راوی عبداللہ بن عیاش ابن عباس القتبانی ہے، جو غیر معتبر ہے۔

اس مضمون کی بھی کچھ احادیث پیش کی جاتی ہیں کہ رسول اللہ صلعم حج کے دنوں میں مدینہ شریف میں قربانی فرمایا کرتے تھے۔ لیکن افسوس کی بات ہے کہ ان احادیث کے آخری حصہ کو بالکل نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔ یہ حدیث مسند احمد میں بڑی تفصیل سے آئی ہے، اور علامہ شوکانی نے بھی نیل الاوطار میں اسے نقل کیا ہے۔ حدیث کے آخری حصہ کے الفاظ راوی حدیث علی بن حسین کی زبانی سنئے:

"۔۔۔ فمکثنا سنین لیس لرجل من بنی ھاشم یضحی قد کفاہ اللہ المؤنۃ برسول اللہ صلعم والغرم" (رواہ احمد) (۹)

ہم بنی ہاشم میں کوئی فرد بھی قربانی نہیں کرتا تھا، کیونکہ ہم لوگ نبی صلعم کی قربانی کو سارے بنی ہاشم کے لئے کافی سمجھتے تھے۔

ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ قربانی آپ کے لئے تو لازمی تھی لیکن امت کے لئے نہیں:

"ثلاث کتبت علیّ ولم تکتب علیکم الضحٰی والاضحیۃ والوتر" (۱۰)

"تین چیزیں میرے لئے تو لازمی ہیں لیکن امت کے لئے نہیں: نماز چاشت، قربانی اور وتر"

قربانی دور صحابہ میں

فرمودات نبوی کی عملی تفسیر صحابہ کرام رضی اللہ عنہ تھے یہی وجہ ہے کہ امت کا سواد اعظم ان کے عمل کو معیار حق سمجھتا ہے۔ ان کے دور میں بھی قربانی کا رواج اس قدر کم تھا کہ قربانی کے روز گوشت بازار میں فروخت ہوتا تھا۔ حضرت ابن عباس کے بارے میں روایت ہے:

قال عکرمۃ بعثنی ابن عباس بدرھمین اشتری بھما لحما، وقال: من لقیت فقل لہ ھذہ اضحیۃ ابن عباس (۱۱)

حضرت ابن عباس سے جب قربانی کے متعلق دریافت کیا گیا تو عکرمہ روایت کرتے ہیں کہ مجھے انہوں نے دو درہم دیکر بازار سے گوشت خریدنے کے لئے بھیجا اور تاکید کی کہ راستے میں ہر ملنے والے سے کہہ دینا کہ یہی ابن عباس کی طرف سے قربانی ہے۔

علامہ ابن حزم نے قربانی کے غیر واجب ہونے پر صحابہ کا اجماع نقل کیا ہے:

قال ابو محمد: لا یصح عن احد من الصحابۃ ان الاضحیۃ واجبۃ، وصح ان الاضحیۃ لیست واجبۃ۔ عن سعید بن المسیب

قربانی کے غیر واجب ہونے پر صحابہ کا اجماع ہے۔ سعید بن المسیب اور الشعبی سے بھی یہی روایت ہے اور انہوں نے یہ بھی فرمایا کہ قربانی کی بجائے

دراھم احبّ الیّ من ان اضحیٰ " (۱۲) پسندیدہ ہے۔

حضرت بلال رضی اللہ عنہ بھی قربانی کے عوض نقد خیرات دینے کو پسندیدہ خیال کرتے تھے۔

عن سوید بن غفلۃ قال: قال لی بلال: ماکنت ابالی لو ضحیت بدیك ولان آخذ الثمن الاضحیۃ فاتصدق بہ علی مسکین مقتر فھوا حب الیّ من ان اضحیٰ (۱۳)

سوید بن غفلۃ سے حضرت بلال رضؓ نے فرمایا کہ انہیں اس امر کی پرواہ نہیں ہے کہ وہ قربانی کے لئے مرغ ذبح کریں۔ بلکہ قربانی کی قیمت لے کر کسی حاجتمند پر خرچ کر دینا ان کے نزدیک قربانی سے زیادہ پسندیدہ ہے۔

شاید بعض ائمہ نے مؤذن رسول اللہ صلعم حضرت بلال رضؓ کے اس عمل سے پرندوں کی قربانی کو بھی جائز قرار دیا ہے۔ اور یہ روایت بھی موجود ہے کہ آپ قربانی کے لئے مرغ ہی ذبح کرتے تھے:

وروی عن بلال انّہ ضحی بدیك (۱۴)

حضرت بلال رضؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے مرغ کی قربانی دی۔

اب اس بارے میں ائمہ مجتہدین کا مسلک ملاحظہ ہو:

والاضحیۃ جائزۃ بکلّ حیوان یوکل لحمہ من ذی اربع او طائر، کالفرس والابل وبقر الوحش والدیك وسائر الطیر والحیوان الحلال اکلہ۔ (۱۵)

ہر حیوان جس کا گوشت کھایا جاتا ہے اس کی قربانی جائز ہے چاہے وہ مویشیوں میں سے ہو یا پرندوں میں سے۔ مثلاً گھوڑا، اونٹ، جنگلی گائے، مرغ اور دوسرے تمام پرندے اور حیوان جن کا کھانا حلال ہے۔

کبار صحابہ کے متعلق وضاحت سے یہ آتا ہے کہ وہ عمداً صرف اس لئے قربانی نہیں کرتے تھے کہ کہیں لوگ اسے واجب نہ سمجھ لیں۔ امام شافعی جو قربانی کے واجب ہونے کو تسلیم نہیں کرتے، ابوبکر صدیق رضؓ اور عمر فاروق رضؓ کے عمل کو اپنے مسلک کی تائید میں بطور پیش کرتے ہیں۔

قد بلغنا انّ ابابکر وعمر رضی اللہ عنھما کانا لایضحیان کراھیۃ ان یقتدی بھما لیظن من راھما انھا واجبۃ (۱۶)

حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما اس خدشہ سے قربانی نہیں کرتے تھے کہ کہیں لوگ ان کی پیروی میں اسے واجب نہ سمجھ لیں۔

علامہ شوکانی نے بھی بیہقی کی روایت سے یہی روایت نیل الاوطار میں نقل کی ہے۔

علامہ ابن حزم نے یہ روایت ان الفاظ میں نقل کی ہے۔

عن ابن سریحۃ حذیفۃ بن اسید الغفاری قال : لقد رأیتُ ابابکر وعمر ما یضحیان کراھیۃ ان یقتدی بھا۔ (۱۷)

حضرت حذیفہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے کئی مرتبہ دیکھا کہ حضرت ابوبکرؓ وحضرت عمرؓ قربانی کو اس خیال کی وجہ سے مکروہ سمجھتے تھے کہ کہیں لوگ اس کی اقتدا ضروری نہ سمجھ لیں۔

حضرت عمرؓ سے تو یہاں تک منقول ہے کہ وہ حج کے موقع کی قربانی، جس کا ذکر کسی نہ کسی حیثیت سے قرآن مجید میں آیا ہے کبھی ترک کر دیتے تھے۔

عن ابراھیم قال : کان عمر یحج ولا یضحی وکان اصحابنا یحجون معھم الورق والذھب فلا یضحون۔ (۱۸)

ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ حج کرتے تھے، لیکن قربانی ترک کرتے تھے۔ اس طرح ہمارے بہت سے رفقا حج کے موقع پر باوجود نقدی ہونے کے قربانی نہیں کرتے تھے

ائمہ مجتہدین میں امام مالک رح کے مسلک کی بنیاد شاید حضرت عمرؓ اور ان دوسرے حضرات کے عمل پر ہے جبکہ وہ حج کرنے والے کے لئے قربانی کی رخصت دیتے ہیں۔

ورخص مالک للحاج فی ترکھا بمنی (۱۹)

امام مالک رح نے حج کرنے والے کے لئے قربانی ترک کردینے کی رخصت دی۔

اور بھی بہت سے صحابہ کرام ہیں جن کے متعلق وضاحت سے منقول ہے کہ باوجود کثیر مال کے وہ صرف اس لئے قربانی نہیں کرتے تھے کہ کہیں لوگ اسے واجب سمجھ کر ان کی اقتدا نہ شروع کردیں، حضرت ابومسعود انصاری کے متعلق شمس الائمۃ سرخسی لکھتے ہیں۔

وقال ابومسعود الانصاری انہ لیغدو علی الف شاۃ ویراح فلا اضحی مخافۃ ان یراھا الناس واجبۃً (۲۰)

حضرت ابومسعود انصاری نے فرمایا کہ میرے پاس صبح شام ایک ہزار بکریاں آتی جاتی تھیں لیکن میں نے اس خوف سے قربانی نہیں کی کہ کہیں لوگ اسے ضروری نہ سمجھ لیں

علامہ ابن حزم نے ان کے مزید الفاظ نقل کئے ہیں۔ بلا شبہ مسلمانوں کی سہولت اور آسانی کے خیال سے میں قربانی ترک کر دینے کا ارادہ کرچکا ہوں، کیونکہ اندیشہ ہے کہ لوگ کہیں اسے ضروری نہ سمجھ لیں۔ (۲۱)

شمس الائمۃ سرخسی نے جہاں حضرت ابومسعود انصاری کا مسلک بیان کیا ہے اس کے بعد ایک نہایت ہی وزنی اعتراض نقل کرتے ہیں کہ اگر قربانی واجب ہوتی تو جیسا کہ حالتِ احرام میں شکار کرنے کے تاوان میں فدیے کے جانور کا گوشت قربانی کرنے والا خود نہیں کھا سکتا تو اسی طرح قربانی

کا گوشت بھی کھانا جائز نہ ہوتا۔

والدلیل علیه ان یحل له التناول منه واطعام الغنی ولوکان واجبًا لم یحل له التناول کمافی جزاء الصید (۲۲)

اس کی دلیل یہ ہے کہ اس کا کھانا جائز ہے اور اگر صاحب قربانی پر قربانی واجب ہوتی تو اسے اس کا کھانا جائز نہ ہوتا جس طرح فدیے کے جانور کا گوشت قربانی کرنے والا نہیں کھا سکتا

علامہ شوکانی نے بھی بہت سے بزرگانِ دین کا یہ مسلک نقل کیا ہے کہ وہ قربانی واجب نہیں سمجھتے تھے۔ فرماتے ہیں: جمہور کے نزدیک قربانی واجب نہیں۔ امام نووی رح نے کہا کہ ابوبکر صدیق رض عمر فاروق رض، حضرت بلال رض حضرت ابومسعود رض، سعید بن مسیب، علقمہ، اسود، عطا، مالک، احمد، ابویوسف، اسحاق، ابوثور مزنی، ابن المنذر اور امام داؤد وغیرہم قربانی کو واجب نہیں سمجھتے تھے۔ بحر میں ہے کہ ابن عباس اور ابن مسعود بھی اسے واجب نہیں سمجھتے تھے۔ (۲۳)

قربانی کی کھالیں

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ ہمارے ہاں اس مسئلہ سے دلچسپی کی ایک بڑی وجہ یہ ہے کہ ایک خاص طبقہ اپنے آپ کو قربانی کی کھالوں کا حقدار سمجھتا ہے۔ معلوم نہیں، یہ خیال کہاں تک صحیح ہے لیکن جمہور فقہا جو قربانی کے سنت ہونے کے قائل ہیں، وہ تو قربانی کی کھالوں کو ذاتی مصرف میں لانے کو جائز سمجھتے ہیں۔ بعض نے تو ان کے فروخت تک کرنے کی اجازت دی ہے۔ اور یہ بھی منقول ہے کہ جو صحابہ قربانی کرتے تھے وہ کھالیں اپنے ذاتی مصرف میں لاتے تھے۔

"ویتخذون منها الاسقیة" (۲۴) قربانی کی کھالوں کے مشکیزے بنا لیتے تھے۔

امام ابوحنیفہ رح کا بھی قریب قریب یہی مسلک تھا۔

وقال ابوحنیفة: یجوز بیعه بغیر الدراهم والدنانیر ای بالعروض وقال عطاء یجوز بکل شیئ دراهم والدنانیر وغیر ذلك (۲۵)

امام ابوحنیفہ رح صرف سامانِ ضرورت کے عوض قربانی کی کھالوں کو بیچنا جائز سمجھتے تھے اور عطا کے نزدیک تو نقد رقم کے عوض بھی فروخت کی جاسکتی ہیں۔

علامہ ابن حزم بھی بہت سے ائمہ مجتہدین کا یہی مسلک نقل کرتے ہیں:

وسئل الشعبی عن جلود الاضاحی؟ فقال: لَنْ یَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَاؤُهَا، ان

امام شعبی سے قربانی کی کھالوں کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے جواب میں یہ آیت پڑھی کہ اللہ تعالیٰ کو ہمارے

شئت فبع وان شئت فامسك

قربانیوں کا گوشت وغیرہ نہیں پہنچا اس لئے اگر چاہو تو قربانی کی کھال فروخت کر دو چاہے اپنے ذاتی استعمال کے لئے اپنے پاس رکھو۔

وصح عن ابی العالیة انّه قال : لاباس ببیع جلود الاضاحی نعم الغنیمة تاکل اللحم وتقضی النسك ویرجع الیك بعض الثمن وذهب آخرون الی مثل هذا الّا انهم اجازوا ان یباع به شیٔ دون شیٔ (۲۶)

ابوالعالیہ سے یہ صحیح روایت ہے کہ قربانی کی کھالوں کے بیچنے میں کوئی حرج نہیں اچھی غنیمت ہے کہ گوشت بھی کھاؤ، قربانی بھی ہو جائے اور اخراجات کا کچھ واپس بھی مل جائے۔ دوسرے ائمہ کا بھی یہی مسلک ہے لیکن صرف گھر کی ضروریات کے عوض قربانی کی کھالوں کی فروخت کو جائز سمجھتے ہیں۔

مضمون ختم کرنے سے پہلے اس حقیقت کو دہرا دینا نامناسب نہ ہوگا کہ بے شک صحابہ کرام اور ائمہ مجتہدین کا مسلک برحق ہے لیکن حضرت بلال رضؓ کا مسلک بہت ہی ترقی پسندانہ ہے، کہ قربانی کے لئے صرف مرغ کافی ہے اور اگر قربانی کی بجائے اس کی قیمت سے کسی حاجتمند کی ضرورت پوری کر دی جائے تو یہ اس سے بھی زیادہ پسندیدہ عمل ہے۔

حوالہ جات

۱۔ عبدالرحمٰن الجزیری، الفقہ علی المذاهب الاربعہ : جلد: ۱، مطبعہ دارالکتب المصریہ (۱۹۳۶ء) صـ۵۹۳۔

۲، ۳، ۴، ۵، ۶۔ ابن حزم، المحلّی : جلد: ۷، ادارة الطباعة المنیر (۱۳۴۸ھ) صـ۳۵۶، صـ۳۵۷۔

۷۔ ایضاً صـ۳۵۷

۸۔ ایضاً

۹۔ محمد بن علی الشوکانی، نیل الاوطار، جلد ۵، مطبعہ مصطفیٰ الحلبی (۱۹۵۲ء)، صـ۱۱۷۔

۱۰۔ سید محمود آلوسی، تفسیر روح المعانی، جلد: ۳۰، ادارة الطباعة المنیریہ (ت۔ند) صـ۲۴۷

۱۱ - ابن رشد، بدایۃ المجتھد، جلد اوّل : مطبعۃ الجمالیہ (۱۳۲۹ھ)، ص۳۴۷
۱۲ ، ۱۳ - المحلّی، حوالہ سابقہ ص۳۵۸
۱۴ - ایضاً ، و"بدایۃ المجتھد" حوالہ سابقہ ص۳۴۸
۱۵ - المحلّی، حوالۂ سابقہ ، ص۳۷۰
۱۶ - امام شافعی، کتاب الامّ ، جلد:۲ ، مطبعہ امیریہ بولاق (۱۳۲۱ھ) ص۱۸۹
۱۷ - المحلّی ، حوالۂ سابقہ ص۳۵۸
۱۸ - ایضاً ص۳۷۵
۱۹ - بدایۃ المجتھد، حوالۂ سابقہ : ص۳۴۷
۲۰ - شمس الدین سرخسی ، المبسوط ، جلد : ۱۲ ، مطبعۃ السعادۃ مصر(ت.ن) ص۸
۲۱ - " عن ابی مسعود عقبہ بن عمرو البدری انہ قال : لقد هممت ان ادع الاضحیہ وانی لمن ایسر کم مخافۃ ان یحسب الناس انها حتم واجبٌ "۔ المحلی، حوالہ سابقہ، ص۳۵۸
۲۲ - المبسوط ، حوالۂ سابقہ
۲۳ - " ان الاضحیۃ غیر واجبۃ بل سنۃ وهم الجمهور، قال النووی : وممن قال بهذا ابوبکر و عمر وبلال، وابو مسعود البدری، وسعید بن المسیب ، وعلقمۃ والاسود وعطاء ومالک واحمد وابو یوسف ، وأبوثور والمزنی وابن المنذر وداود وغیرهم انتهی۔ وحکاہ فی البحر ایضاً عمن ذکر من الصحابۃ وعن ابن مسعود وابن عباس " نیل الاوطار"۔ حوالۂ سابقہ، ص۱۱۸
۲۴ - جلال الدین سیوطی ، تنویر الحوالک ، شرح مؤطا امام مالک، جلد : ۱ ، مطبعہ استقامۃ (۱۹۳۷ء) ص۳۲۱
۲۵ - بدایۃ المجتھد ، حوالۂ سابقہ ص۳۵۵
۲۶ - المحلّی ، حوالۂ سابقہ ، ص۳۸۵ - ص۳۸۶